روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)

جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ ۲۲ شہادت ۱۳۶۸ہش ۲۲ اپریل ۱۹۸۹ء | ۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے۔

خاکسار کے والد صاحب مکرم مولوی بدرالدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید کی آنکھ کا آپریشن ۲۶ اپریل کو راولپنڈی میں ہوگا۔ احباب و بزرگان سے درخواست ہے کہ آپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے دعا کریں۔

لئیق احمد عابد۔ وکالت تبشیر

اگر ساری دنیا بھی چاہے تو احمدیت کی آواز کو دبا نہیں سکتی

دوسری صدی میں جماعت کو عظیم الشان فتوحات ملنے والی ہیں

آئندہ نسل کی ایسی تربیت کریں کہ دنیا ان کے روحانی حملوں کی تاب نہ لا سکے

جماعت احمدیہ برطانیہ کے تحت جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

لندن۔ ۲۶ فروری کو جماعت احمدیہ برطانیہ نے اسلام آباد میں جلسہ پیشگوئی (فضل عمر) منعقد کیا جس کی کارروائی سوا دو بجے شروع ہوئی اور اس میں مختلف تقاریر اور نظمیں پیش کی گئیں۔ حضور انور کا خطاب شام ۴ بجے شروع ہوا جس میں آپ نے فرمایا کہ یہ محض اتفاق نہیں ہے کہ پیشگوئی (فضل عمر) اسی سال میں پوری ہوئی جس سال جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ اس پہلو سے یہ ابتدائی تین ماہ غیر معمولی اہمیت کے حامل ہیں اور ہمیشہ ان کی عظمت اسی طرح قائم رہے گی۔ فرمایا ۱۸۸۶ء میں اس پیشگوئی کی اشاعت پر لیکھرام نے نہایت گندی زبان میں اس کی مخالفت کی جس کے نتیجہ میں وہ اچانک خدا کے غضب کا شکار ہوا۔ اس زمانہ میں بھی یہ عبرتناک تاریخ دوہرائی گئی ہے۔ حضور انور نے پیشگوئی کے مقابلہ میں لیکھرام کی بے ہودہ یاوہ گوئی کی چند مثالیں پیش کیں کہ خدا تعالیٰ کے پر شوکت کلام میں سے ایک جزو لے کر لیکھرام نے اس کے مقابلہ میں کہا کہ اس کے خدا نے بتایا ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے اور اس پیشگوئی میں کچھ بھی صداقت نہیں اور بڑے طمطراق سے دعویٰ کیا کہ صرف تین سال میں حضرت بانی سلسلہ کی ساری اولاد تباہ و برباد ہو جائے گی (اللہ تعالیٰ پناہ دے) حضور نے فرمایا کہ لیکھرام کی بدزبانی کی سزا خدا تعالیٰ بہت پہلے بھی دے سکتا تھا لیکن اس کی موت کی پیشگوئی چھ سال کے عرصہ میں کرنے کی ایک حکمت یہ تھی کہ پیشگوئی (فضل عمر) کے بعد تین سال کے اندر حضرت فضل عمر کی ولادت مقدر تھی جن کے ذریعہ ساری دنیا میں اشاعت (دین حق) کا کام مقدر تھا اور خدا تعالیٰ نے اس طرح ثابت کرنا تھا کہ لیکھرام اپنی پیشگوئی میں کلی طور پر ناکام و نامراد ہوا اور اس کے اس دعویٰ کے برعکس کہ تین سال کے اندر حضرت بانی سلسلہ کی ساری اولاد تباہ و برباد ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی عرصہ میں غیر معمولی صفات کے حامل موعود فرزند کو پیدا فرما دیا جنہیں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف لمبی زندگی عطا فرمائی بلکہ آپ کی خلافت کا دور بھی باون سال تک پھیلا کر ثابت فرما دیا کہ خدا تعالیٰ کا کلام سچا تھا اور لیکھرام جھوٹا تھا۔ حضور انور نے فرمایا۔ کہ کم و بیش سو سال بعد پھر ایک اور لیکھرام جماعت کے مقابل پر آیا اور اس نے دعویٰ کیا کہ وہ احمدیت کا روئے زمین سے صفایا کر دے گا لیکن احمدیت اس کے سامنے مضبوط سے مضبوط تر ہوتی گئی اور خدا تعالیٰ کی قہری تجلی نے اس لیکھرام ثانی کو فنا کر دیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ دشمن کے تمام منصوبے خاک میں مل گئے اور احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی ہے اور شکست کا نام نہیں جانتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت فضل عمر کے بعد قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے زمانہ میں بھی احمدیت مسلسل ترقی کی شاہراہ پر چلتی رہی اور آج محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قدر مضبوط ہو چکی ہے کہ اگر ساری دنیا بھی چاہے تو بھی اس کی آواز کو دبا نہیں سکتی۔ حضور انور نے فرمایا وہ احمدی جو حضرت فضل عمر کی ہر آواز پر لبیک کہتے تھے آج میری آواز پر بھی اسی طرح بلکہ پہلے سے بڑھ کر لبیک کہتے ہیں۔ آئندہ صدی میں عظیم الشان فتوحات ملنے والی ہیں اور احمدیت سے اشاعت (دین حق) کے جذبہ کو کوئی سرد نہیں کر سکتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہی وہ عہد تھا جو ۱۸۸۹ء کو جماعت نے بیعت کے ساتھ کیا تھا کہ ہم (دین حق) کی خاطر ہر چیز قربان کر دیں گے۔

حضور انور نے سیدنا حضرت بانی سلسلہ کے ایک رفیق کا ذکر فرمایا کہ وہ لیکچر سیالکوٹ کے موقعہ پر سیالکوٹ گئے۔ لیکچر کے بعد بعض شرپسندوں نے انہیں پکڑ کر ان کو مارا کوٹا اور ذلیل کیا مگر انہیں جتنی مار پڑتی وہ مسکراتے اور شکر بجا لاتے۔ اس پر مخالفین نے تاؤ میں آکر ان کے منہ میں زبردستی گوبر ڈال دیا تو وہ اور کھلکھلا کر ہنسے اور بار بار اپنا نام لے کر کہتے کہ اے شخص تو کس قدر خوش نصیب ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کے صدقہ میں تجھے یہ بابرکت زمانہ دیکھنا نصیب ہوا۔ حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ یہ مت خیال کریں کہ حضرت فضل عمر کی برکت کے بعد وہ برکتیں ختم ہوگئیں جو پیشگوئی (فضل عمر) کے ساتھ مقدر تھیں۔ خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ آپ اپنے اندر قرون اولیٰ کے بزرگوں کی سی تبدیلی پیدا کریں۔ پھر دیکھیں کہ وہ برکتیں کبھی ختم نہ ہونگی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پیشگوئی (فضل عمر) کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ پاک تبدیلی اور اصلاح پیدا کریں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا فرما رہے تھے۔ اگر آپ یہ پاک تبدیلی پیدا کر رہے ہیں تو آج بھی آپ حضرت فضل عمر کے دور میں رہ رہے ہیں۔ بلکہ آپ کو حضرت بانی سلسلہ کا زمانہ میسر ہے۔

اصل چیز کمیت نہیں کیفیت ہے اور زمانہ اپنی ذات میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا نئی صدی آپ کیلئے عظیم الشان ذمہ داریوں کا پیغام لا رہی ہے۔ آپ اپنی آئندہ نسل کی ایسی تربیت کریں کہ دنیا ان کے روحانی حملوں کی تاب نہ لا سکے اور ساری دنیا میں ایک روحانی انقلاب برپا ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کہ میں خطبات جمعہ میں تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں اور جب دنیا کے دور دراز علاقوں سے مجھے اطلاعات ملتی ہیں کہ ساری جماعت آواز پر حتی المقدور عمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے تو مجھے کامل یقین ہو جاتا ہے کہ یہ جماعت مٹنے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوئی۔

حضور انور کا یہ خطاب ۴۵ منٹ تک جاری رہا۔ یہ خطاب انگریزی زبان میں تھا اور نہایت شان و شوکت کا حامل معرکۃ الآراء خطاب تھا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ ۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۲ر شہادت ۱۳۶۸ ہش ۲۲ر اپریل ۱۹۸۹ء

اطاعت کے تقاضے

آسٹریلیا کے دورہ کے دوران حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (اللہ تعالےٰ ہر قدم پر آپ کی مدد فرمائے اور آپ کے جملہ مقاصد کو احسن طریق پر پورا فرمائے) نے اطاعت کے موضوع پر مجلسِ عرفان میں نہایت تفصیل سے بیان فرمایا۔ ہماری خواہش ہے کہ احباب جماعت حضور پُر نور کے اس بیان کو بار بار خود بھی پڑھیں اور اس کے متن سے دوسروں کو بھی آگاہ کریں بلکہ ہم تو چاہیں گے کہ بیوت الذکر میں یہ بیان بار بار سنایا جائے۔

ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر قائم ہوئی ہے اور اس کی روح میں سب سے بڑا عنصر اجتماعیت کا ہے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے بھی فرمایا کہ جماعت بنانیکی غرض یہ ہے کہ تمام سعید روحوں کو ایک جگہ جمع کیا جائے۔ اور جیسا کہ ہم سب سمجھتے ہیں اس اجتماعیت کا ایک بہت بڑا تقاضہ یہ ہے کہ ہم ایک نظام کے ماتحت ہوں اور نظام اطاعت چاہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مل جل کر کام اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ ہم اطاعت کے ذریعہ ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہوں۔ ہر شخص جانتا ہو کہ وہ کہاں کھڑا ہے۔ کس کے آگے ہے اور کس کے پیچھے۔ آگے والے کی بات مانے اور پچھلے سے بات منوائے۔ اگر یہ بات ہماری گھٹی میں پڑی ہو تو اطاعت اتنی آسان ہو جائے گی اور ایسے غیر محسوس طریق پر ہوتی چلی جائے گی کہ پتہ بھی نہیں چلے گا کہ کوئی تکلف سے اطاعت کر رہا ہے۔

پس ہماری خواہش ہے کہ حضور کی اطاعت کے متعلق یہ وضاحت بار بار جماعت کے سامنے لائی جائے۔ بڑوں کے سامنے بھی اور چھوٹوں کے سامنے بھی۔

والدین اپنے بچوں کو خاص طور پر اطاعت کی روح سے واقف کروائیں۔ بچپن میں اطاعت کی عادت پڑ جائے تو انسان کے لئے زندگی کے ہر حصہ میں اور ہر شعبہ میں اطاعت آسان بھی ہو جاتی ہے۔ ثواب بھی ملتا ہے اور لطف بھی آتا ہے۔ پس آئیے ہم خود بھی اطاعت کی روح کو پوری طرح سمجھیں اور اپنے بچوں کو بھی اس سے پوری طرح واقف کروائیں۔

تیری شانوں میں ایک شان ہے یہ
میرے ایمان کا تو مان ہے یہ
ابتلاء میں بھی ہوں خوش و خوشحال
آگے بڑھنے کا امتحان ہے یہ

ابوالاقبال

○ ◎ ○

تمام لوگ مرے ہیں مَیں ہوں سبھی کے لئے
یہ بات کہتا رہوں گا کوئی سُنے نہ سُنے

بجھا بجھا مرے مولیٰ ہر ایک آگ بجھا
مگر جو تُو نے لگائی ہے دل میں وہ نہ بجھے

کسی کے پیار کو نفرت سے ماپنے والے
تری نظر میں محبت کے کیوں دیئے نہ جلے

مَیں دوستوں کو فقط دوست ہی سمجھتا ہوں
مَیں ان سے یہ نہیں کہتا وہ ہیں بُرے کہ بھلے

حریمِ ناز میں کب اور کس طرح ہو گذر
انا ہو جس کا تشخص جو سر کے بل نہ چلے

یہ معجزہ ہے سفر سے ہوئے ہیں تازہ دم
صدی گزاری ہے ایسے کہ جیسے کچھ لمحے

سنو سنو مجھے بے بس سمجھ کے بچھڑے ہو
یہ چاہتے ہو کہ تم آزماؤ سب حربے

جو میری پشت پہ ہے اس پہ بھی نظر ڈالو
ہیں اس کے قبضۂ قدرت میں قدرتوں والے

تمہیں بتاؤ کہ فرقت کے دن کٹیں کیونکر
تصوّرات میں بھی گر کوئی گلے نہ ملے

نسیم سر بسجود اس کی بارگہ میں رہو
کہے نہ آپ وہ جب تک تمہارا سر نہ اٹھے

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مُبارک مہینہ کی مُبارک عبادات

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

قادیان کے زمانہ میں لازماً اور اس کے بعد بھی جب تک صحت اچھی رہی یہ خاکسار ہر رمضان سے پہلے رمضان کے مسائل اور اسکی برکات کے متعلق احباب جماعت کے فائدہ کے لئے لمبے لمبے تحقیقی مضمون لکھا کرتا تھا مگر اب کسی مفصل مضمون کی طاقت نہیں پاتا اس لئے ثواب کی خاطر سے ذیل کے مختصر سے سادہ فقرات پر اکتفا کرتا ہوں شاید یہ چند سطور دوستوں کو اس مبارک مہینہ کی غیر معمولی اہمیت کو سمجھنے اور اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی طرف توجہ دلانے میں کار آمد ثابت ہوں۔

(۱) زمانہ جاہلیت میں رمضان کے مہینہ کا نام ناطق ہوتا تھا۔ اسلام میں اس کا نام بدل کر رمضان کر دیا گیا۔ رمضان کا لفظ رمض سے نکلا ہے۔ جس کے معنی تپش اور گرمی کی شدّت کے ہیں۔ اس مہینہ کو یہ نام اس لئے دیا گیا ہے تا اس کی روحانی تاثیر کی طرف اشارہ کیا جائے جو یہ ہے کہ اس مہینہ کے روزے اور اس کا قیام اللیل اور اس کی دعائیں اور اسکی تلاوت قرآنی اور اس کے صدقہ و خیرات اور اس کے آخری عشرہ کا اعتکاف سچے مومنوں کے دلوں میں غیر معمولی روحانی حرارت پیدا کر دیتے ہیں جس کی لذّت کو وہی لوگ پہچانتے ہیں جو اس کوچہ کے آشنا ہیں۔

(۲) اس مہینہ کو اس غیر معمولی عبادات کے لئے اس لئے چُنا گیا ہے کہ اس میں قرآن کے نزول کا ابتداء ہوا تھا اور چونکہ کلام پاک کے نزول کی ابتداء اپنے اندر غیر معمولی برکات رکھتی ہے جن کے ذریعہ گویا آسمان کی کھڑکیاں کھول دی گئیں اس لئے اس کی یاد میں اس مہینہ کو غیر معمولی عبادات کے لئے چنا گیا۔ گویا اس مہینہ میں بندہ اپنے آسمانی آقا سے عرض کرتا ہے کہ خدایا چونکہ تو نے میرے لئے ان ایام میں اپنے ابدی کلام کے سننے کا دروازہ کھولا اس لئے مَیں بھی اس کی یاد میں اس مہینہ کو تیری خاص عبادت میں گذاروں گا۔ اسی لئے خدا فرماتا ہے کہ ہر عبادت کے لئے ایک مخصوص اجر ہوتا ہے لیکن روزہ کا اجر مَیں خود ہوں۔

(۳) رمضان کی مخصوص عبادت صوم یعنی روزہ ہے جس کے معنی نفسانی خواہشات سے رکنے کے ہیں کیونکہ اس میں انسان سحری کے وقت سے لیکر غروب آفتاب تک خدا کی خاطر کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے سے پرہیز کرتا ہے اور اسطرح خدا تعالیٰ سے گویا ایک عملی عہد باندھتا ہے کہ میں تیرے لئے اور تیرے دین کے لئے ضرورت پیش آنے پر اپنی جان اور اپنی نسل تک کو قربان کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ اور روزہ میں بھوکا پیاسا رہنے میں ایک غرض یہ بھی ہے کہ ایمان والوں میں اپنے غریب بھائیوں کی غربت اور تنگ حالی کا احساس پیدا کرایا جائے اور بتایا جائے کہ دیکھو تم ایک دن کے روزہ میں کتنی تکلیف اٹھاتے ہو اور پھر خود سوچ لو کہ تمہارے غریب بھائی جن کی گویا ساری عمر ہی بھوک پیاس میں گذرتی ہے ان کا کیا حال ہوتا ہوگا۔

(۴) جو شخص ضعیف العمری یا دائم المرض ہونے کی وجہ سے نہ تو رمضان میں روزے رکھ سکتا ہو اور نہ رمضان کے بعد گنتی پوری کرنے کی امید رکھتا ہو اس کے لئے خدائی حکم یہ ہے کہ روزے کی بجائے اپنی حیثیت کے مطابق کسی غریب کو فدیہ ادا کر دے۔ فدیہ کھانے کی صورت میں یا نقدی کی صورت میں ہر دو طرح ادا کیا جاسکتا ہے اور بعض اولیاء نے فدیہ کے حکم کو اس رنگ میں بھی لیا ہے کہ خواہ رمضان کے بعد گنتی پوری کرنے کی امید ہو پھر بھی مناسب ہے کہ رمضان کے روزوں سے محرومی کی تلافی کے لئے فدیہ ادا کر دیا جائے اور صحت ہونے پر یا سفر سے واپس آنے پر روزے بھی رکھ لئے جائیں۔

(۵) رمضان کے مہینہ میں روزوں کے علاوہ نفل نمازوں پر بھی خاص زور دیا گیا ہے اور نفل نماز میں تہجّد کی نماز کو خاص الخاص مقام حاصل ہے۔ تہجد کے یہ معنی ہیں کہ رات کے ابتدائی حصّہ میں کچھ وقت سونے کے بعد رات کے آخری حصہ میں اُٹھ کر چند رکعت (مسنون تعداد آٹھ رکعت ہے) نماز ادا کی جائے۔ اور اگر وتر پہلے وقت میں عشاء کی نماز کے ساتھ نہ پڑھ لئے گئے ہوں تو انہیں بھی تہجد کے ساتھ شامل کر لیا جائے۔ اس طرح یہ گیارہ رکعت نماز ہو جاتی ہے جن میں سے دس رکعتیں دو دو کر کے پڑھی جاتی ہیں۔ اور آخری رکعت اکیلی پڑھی جاتی ہے۔ گو آخر میں وتر کی تین رکعتیں اکٹھی پڑھنا بھی جائز ہے۔ تہجد کے بعد اور صبح کی نماز سے قبل پھر کچھ وقت کیلئے لیٹ کر آرام کرنا سنّت ہے۔

تہجد کی نماز کو انسان کی روحانی ترقی کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے کہ ہر انسان کا ایک مقامِ محمود ہوا کرتا ہے جو اس کی ترقی کا آخری نقطہ ہوتا ہے اور اپنے مقام محمود تک پہنچنے کے لئے تہجد کی نماز بہترین زینہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقامِ محمود سب سے بالا سب سے اونچا سب سے ارفع سب سے بلند تر ہے۔ تہجّد سے اتر کر نفلی نمازوں میں ضحیٰ کی نماز بھی ایک بابرکت نماز ہے جسے عوام الناس چاشت یا اشراق کی نماز کہتے ہیں جو فجر اور ظہر کی نمازوں کے درمیانی وقفہ میں ادا کی جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ اس کے التزام کا بھی خیال رکھتے تھے۔

نوٹ:۔ رمضان کے متعلق یہ روایت ہے کہ عوام الناس کی سہولت کے لئے تہجد کی نماز رات کے آخری حصّہ میں ادا کرنے کی بجائے عشاء کی نماز کے بعد ادا کر لی جائے۔ ہر دو صورت میں رمضان کی نفلی نماز جو رات کے وقت باجماعت ادا کی جائے تراویح کی نماز کہلاتی ہے۔

(۶) رمضان میں تلاوت قرآن مجید پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ہر رمضان میں حضرت جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن کا ایک دَور پورا کیا کرتے تھے۔ لیکن جب قرآن کا نزول مکمل ہو گیا تو جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری رمضان میں آپکے ساتھ دو دَور پورے کئے اس لئے بہتر اور افضل یہی ہے کہ رمضان میں قرآن مجید کے دو دَور مکمل کئے جائیں۔ اس تکرار میں یہ اشارہ ہے کہ ہم قرآن کو ایک دفعہ پڑھکر چھوڑ نہیں دیں گے۔ بلکہ بار بار پڑھتے اور دہراتے رہیں گے۔ قرآن مجید کی تلاوت کا بہترین طریق یہ ہے کہ اُسے پڑھنے والا ہر رحمت کی آیت پر خدائی فضل و رحمت کی دعا مانگے اور ہر عذاب کی آیت پر استغفار کرتا ہُوا آگے گذرے اور خدائی کلام کو سمجھ کر پڑھنے کی عادت ڈالے۔

(۷) رمضان کا مہینہ دُعاؤں کے ساتھ بھی خاص جوڑ رکھتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں رمضان میں اپنے بندوں کے بہت زیادہ قریب ہو جاتا ہوں اور دعا کرنے والے کی دُعا کو خاص طور پر سنتا ہوں۔ جو ہستی پہلے ہی انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اس کے اور بھی زیادہ قریب ہو جانے کی شان کا کیا کہنا ہے! پس رمضان میں ذاتی اور جماعتی دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے اور بدقسمت ہے وہ انسان جس پر رمضان آئے اور گذر جائے اور پھر بھی اس کی جھولی خالی کی خالی رہ جائے۔ دعاؤں میں درد اور اضطراب کی کیفیت پیدا کرنا اور خدا کے متعلق ایسا یقین کرنا کہ وہ ہمارے سامنے ہے اور ہم اس کے سامنے ہیں۔ قبولیت دعا کا بہترین ذریعہ ہے۔ اور یہ ذریعہ عمل صالح کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ دعاؤں کے علاوہ ذکر الٰہی پر بھی بہت زور ہونا چاہیئے اس ضمن میں تسبیح تحمید تکبیر اور کلمہ طیّبہ چوٹی کے اذکار سمجھے جاتے ہیں۔

(۸) رمضان میں صدقہ و خیرات پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ گویا کہ اس مبارک مہینہ میں سب ایمان لانے والے ایک کنبہ کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور ایک کا دکھ سب کا دکھ بن جاتا ہے۔ سخت شقی ہے وہ انسان جو رمضان میں عیش منائے اور اس کے ہمسائے نان جویں تک کو ترسیں اور روٹی کی خشکی کو پانی سے تر کرنے کے سوا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب کی یاد میں

شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے لقا ہے

محمود احمد اشرف ابن محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چند ماہ پہلے دعا کی ایک منفرد تحریک فرمائی تھی۔ اور وہ یہ تھی کہ اگر خدا کی تقدیر میں ہم میں سے کسی کی وفات کا وقت آچکا ہے تو ہم سب مل کر دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس وقت کو کچھ دیر کے لئے ٹلا دے اور ہم سب کو احمدیت کی دوسری صدی کی صبح دیکھنے کا موقع مل جائے۔ وہ احمدی جنہیں خدا نے اس دوسری صدی کے جشن تک زندہ رکھا اور پھر وہ جلد ہی صبح کے ستاروں کی مانند نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ خدا کی تقدیرِ خاص کا ہاتھ انکی ہر سانس کے پیچھے کام کر رہا تھا۔ شاید انکی مقدر سانسیں ختم ہو چکی تھیں لیکن دعائیں ہی تھیں جو ان کے دل کی ڈوبتی ہوئی دھڑکنوں میں ایک قوت پیدا کر رہی تھیں۔ وہ صرف احمدیت کی دوسری صدی کا جشن دیکھنے کے لئے زندہ تھے۔

ابا جان بھی شاید انہی میں سے ایک تھے۔ جو صبح کا ستارہ ثابت ہوئے۔ اب وہ فوت ہو چکے ہیں۔ ہم نے خود انکی نماز جنازہ پڑھی ہے۔ ان کا چہرہ، جسے موت نے بالکل پرسکون بنا دیا تھا۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کانوں میں تعزیت کے الفاظ کے سوا کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا۔ لیکن ایسے لگ رہا ہے کہ ابا ابھی آجائیں گے اور گھر میں بیٹھے ہوئے مہمانوں سے پُرجوش آواز میں سلام کہہ کر باتیں شروع کر دیں گے ——— ابا کی وفات ایک اتنی بڑی حقیقت ہے کہ میرے دل و دماغ اس کی نسبت سے بہت چھوٹے ہیں، اسی لئے یہ اس میں سما ہی نہیں رہی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ جب مجھے ابا کی وفات کا یقین آجائے گا تو موت سے میری اجنبیت ختم ہو جائے گی۔ اس کی وجہ بڑی سادہ ہے کہ اگرچہ باپ اور بیٹا الگ الگ نظر آتے ہیں لیکن ہوتے تو نہیں ہیں۔ لیکن خیر میں یہ مضمون اس لئے لکھنے نہیں بیٹھا کہ زندگی کی تلخ حقیقتوں کا اظہار کروں اور نہ میں یہ کر سکتا ہوں۔ کیونکہ مجھے تو کبھی ابا کی وفات سے پہلے ایسی حقیقتیں لفظوں میں نہیں ملی تھیں، اور اگر حقیقتیں لفظوں میں مل سکتیں تو مجھے الفضل میں چند دن پہلے شائع ہونے والی ابا کی اس غزل میں مل جاتیں جس کا ایک شعر یہ تھا کہ

جب جی رہا تھا آپ نہ تشریف لا سکے
اب آیئے مزار میرے دل کا دیکھئے

زندگی کی تلخ حقیقتیں تو اتنا کہرام مچا دیتی ہیں کہ لفظ ان کے آگے گونگے ہو جاتے ہیں۔ میں کہہ رہا تھا کہ اس مضمون کو لکھنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کا جو ظہور ابا کی ذات میں تھا اس کا کچھ ذکر کروں ——— ابا کی وفات پر خدا کے فضلوں کے اظہار کا خیال مجھے کبھی نہیں آسکتا تھا اگر میں نے ابا کی گود میں یہ باتیں نہ سُنیں ہوتیں اور آج میں غم کے ان اندھیروں میں کبھی روشنی نہ پاتا اگر کھانے کی میز پر میں نے یہ باتیں ابا سے سیکھی نہ ہوتیں۔ اور شاید مجھے ان باتوں پر پورا یقین نہ ہوتا اگر میں نے ۲۹ مارچ کو آخری بے ہوشی میں ابا کے ہونٹوں سے اللہ اللہ کا نام نہ سنا ہوتا ——— میں سوچتا ہوں کہ کیا کسی بیٹے کے لئے باپ کی عظمت کا یہی ایک معیار کافی نہیں کہ وہ اس کو خدا کی ذات کے حوالے سے ایک شناخت عطا کر دے؟ تو میری کیفیات اس کا جواب پورے اثبات میں دیتی ہیں۔ ہم پر ابا کا یہی احسان بہت کافی ہے کہ ابا نے ہمارے دل و دماغ میں یہی شناخت راسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم کھانے کی میز پر بیٹھتے تو بات خواہ کوئی ہو رہی ہو ذکر خدا کے فضلوں تک جا پہنچتا تھا۔ ابا ہمیں بتاتے تھے کہ میرے والد فوت ہوئے تو میری عمر اس وقت چودہ سال تھی اور میں ان کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ اسوقت خدا نے خود مجھے تسلی دی اور پھر اس عنوان کے تحت زندگی کے ہر لمحے میں افضال خداوندی کا ذکر ہوتا تھا۔ حضرت فضلِ عمر کے حسن و احسان کی باتیں ہوتیں، رفقاء حضرت بانی سلسلہ کی محبتوں کا تذکرہ ہوتا۔ اور ہمارے دلوں میں ان ان دیکھے وجودوں کی محبتیں جنم لیتیں۔ میں نے ایکدن ابا سے کہا کہ اب وہ پہلے جیسے بزرگ کہاں باقی رہ گئے ہیں۔ تو ابا نے صرف اتنا کہا کہ میں نے ان بزرگوں کے زمانے میں بھی بعض لوگوں کو یہی کہتے سنا ہے۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ اپنی ذات سے باہر بھی عظمتوں کی تلاش کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اور پھر مجھے خود بہت سے عظیم وجود نظر آنے لگ گئے۔

میں نے ابا سے یہ سیکھا کہ عظمت کا ایک بہت بڑا معیار وقف اور وفا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں جہاں ہمیں ظاہری طور پر بھی نظر آجائیں وہاں احترام لازمی ہو جاتا ہے۔ اور میں آج ابا کو اسی معیار پہ پرکھ رہا ہوں۔ اور میری زندگی کا لمحہ لمحہ جو میں نے ابا کے ساتھ گذارا ہے وہ گواہی دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابا اس معیار پر پورے اترے ہیں۔ جگر کا ایک شعر ابا یوں پڑھا کرتے تھے کہ

کوچہ "وقف" سے باہر ہی رہے وہ جگر
جیتے جی خاک میں ملنا جسے منظور نہیں

یہی نیتیں ہیں جو عظمتیں عطا کر دیتی ہیں ورنہ کون ہیں جو گھر سے عزتیں لے کر الٰہی سلسلوں میں آتے ہیں؟ جب میں وقف کر کے جامعہ میں داخل ہونے کا ارادہ کر رہا تھا تو ابا نے میرے سامنے بہت سی دیگر صورتیں رکھیں کہ تم فلاں فلاں میدان میں بھی جا سکتے ہو۔ میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ شاید ابا نہیں چاہتے کہ میں وقف کروں۔ لیکن جب میں نے وقف کا فیصلہ کر لیا تو ابا کا چہرہ خوشی سے کھِل اٹھا اور مجھے کہا کہ تمہارا ایک بھائی واقفِ زندگی ڈاکٹر ہے۔ اگر تم واقفِ زندگی خادم دین بن جاؤ تو مجھے اس سے بہت زیادہ خوشی ہو گی۔ ابا نے یہ بات اتنی سچائی سے کہی تھی کہ میں ہر قسم کے فکری تضاد سے کلیتہً آزاد ہو گیا۔ اور کم از کم میری عقل مجھے یہی کہتی ہے کہ باپ کے عظیم احسان یہی ہوتے ہیں۔

ابا بڑے خوبصورت جذبوں کے مالک تھے۔ ان جذبوں میں ایک شدت تھی۔ اور اس شدت کے اظہار کی ایک صورت شعر گوئی بھی تھی۔ اور اظہار کی یہ قوت ابا میں بالکل فطری تھی۔ ابا بہت کم لکھنے والوں میں سے تھے اور تکلف سے شعر کہہ ہی نہیں سکتے تھے۔ شاعر ہونے کے باوجود ابا بڑے حقیقت پسند اور عملی آدمی تھے۔ یعنی خدا تعالیٰ کے فضل سے صاحب ایمان شعراء کے استثنائی گروہ میں شامل ہوتے تھے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کیونکہ ابا کی محبتیں اور وفائیں امامت سے وابستہ تھیں۔ میں اپنے تاثرات بیان کر رہا ہوں واقعات جمع نہیں کر رہا۔ لیکن مجھے یاد آیا کہ ایک مرتبہ اسلام آباد میں ابا بیمار ہو گئے۔ قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب تشریف لائے تو دیکھتے ہی فرمایا تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا۔ مجھے یاد ہے جب ابا نے حضور کی یہ بات ہمیں بتائی تو ابا کی آواز رُوندھ گئی اور کہا کہ میرے جیسے حقیر آدمی کے لئے حضور کا اتنا پیار اور گہرا اظہارِ محبت اس انداز سے تھا کہ میں تڑپ کر رہ گیا۔ دربارِ امامت سے تو بڑی بڑی عظیم عنائتیں تھیں مگر میں اس وقت ابا کے دلِ زار کی ایک جھلک دکھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ ۱۹۸۶ء میں جب ابا جلسہ سالانہ (لنڈن) پر گئے اور وہاں سے دیدارِ یار کی دولتیں سمیٹ کر ہمارے لئے لائے تو واپسی پر ایک نظم کہی اس نظم میں حضورِ انور سے عشق کا ایک مستانہ وار اظہار نظر آتا ہے۔ وہ کچھ اسطرح شروع ہوتی تھی۔

ہم ترے آستاں سے ہو آئے
کعبہ عاشقاں سے ہو آئے

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جب یہ نظم پڑھی تو لکھا

"آپکی نظم اتنی پیاری اور دلنشیں ہے کہ میرے دل میں گھر کر گئی۔ میں نے اسے کئی بار پڑھا اور حیرت سے دیکھتا رہا کہ مجھے پتہ تو تھا کہ شفیع اشرف صاحب دل کے کوچوں سے آشنا ہیں مگر اتنا بھی پتہ نہیں تھا۔ انسانی نظر کیسی ہی لطیف کیوں نہ ہو اور جس رُوزن سے چاہے جھانکے کچھ نہ کچھ پردے کبھی تکلف کے اور کبھی ریا کے، کبھی انکساری کے اور کبھی حیا کے ضرور حائل رہتے ہیں۔ بس ایک عالم الغیب والشہادہ ہی ہے جو پردوں کو بھی دیکھ رہا ہوتا ہے اور پسِ پردہ بھی۔ ہاں کبھی شاعر کا پردۂ حجاب پردہ ساز ہو جائے تو نواہائے راز کے اور بھی محرم پیدا ہو جاتے ہیں"۔

حضور کا یہ خط اور ایسے کئی اور خط پڑھ کر ابا کی جو کیفیت ہوتی اسے امامت کا ہر فدائی سمجھ سکتا ہے۔ تاہم ان کا ایک اثر یہ ہوا کہ مجھے بھی ابا کی شاعری بہت ہی پیاری لگنے لگی۔

ابا کا ہم پر ایک عظیم احسان ہم میں علم سے محبت پیدا کر دینا ہے۔ روزمرہ کے معاملات کے علاوہ ابا جب بھی ہم سے کوئی بات کرتے تو اس میں ضرور کوئی نہ کوئی علمی بات ہوتی۔ بچپن میں ہمیں کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اقتباسات زبانی یاد کرواتے اسی طرح حضور کا عربی قصیدہ یاد کرنے پر شعروں کی تعداد کے لحاظ سے انعام دیتے۔ تقاریر لکھ کر دیتے اور مشق کرواتے۔ وہ راتیں کتنی اچھی تھیں مگر کتنی جلدی خواب بن گئیں۔ جن میں اکثر بیت بازی ہوا کرتی تھی۔ بچپن کے وہ دن اب کتنے داستانی سے لگتے ہیں جب ہم کہانیوں کی بے شمار کتابیں پڑھا کرتے تھے۔ ابا نے کبھی ہمیں کسی کتاب کے پڑھنے سے نہیں روکا بلکہ حوصلہ افزائی کی۔ ان کا خیال تھا کہ کتاب کیسی ہی کیوں نہ ہو انسان ضرور کچھ نہ کچھ سیکھتا ہے۔ اور کچھ نہیں تو کتاب پر توجہ مرکوز کرنا ہی آجاتا ہے۔ اور کتاب سے محبت پیدا ہو جائے تو علم سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور علم سے محبت خدا کے فضل کے ساتھ مل جائے تو لازماً عمل پر منتج ہوتی ہے۔ اور خدا کے احسن فضل کے لیے ابا ہمارے لیے بہت دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور باپ اولاد کے لئے اس سے بڑھ کر کیا کر سکتا ہے۔ ابا اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ ساتھ رسمی تعلیم پر بھی بڑا زور دیا کرتے تھے ۔ ابا کہا کرتے تھے کہ کم سے کم معیار کلاس میں دوئم آنا ہے۔ لیکن امتحان کے بعد نتیجہ خواہ کچھ بھی ہوتا ہمیشہ حوصلہ افزائی کرتے ۔ ابا نے کبھی کسی قسم کی مالی تنگی کو تعلیم میں رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ لیکن شاید میں یہ غلط کہہ گیا ہوں کیونکہ یہ تو محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا ابا کی عظمت یہ تھی کہ انہوں نے ہمیں کبھی بھی یہ احساس پیدا نہیں ہونے دیا کہ تعلیم کسی مالی بوجھ کا سبب بن رہی ہے ۔ صرف تعلیم ہی نہیں ہر قسم کی مشکلات میں ابا نے ہمیں ایک بلند نظری عطا کی ہے ۔ اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہوا کرتا ۔ ابا بھی یہ صرف اس لیے کر سکے کہ ایمان کی حلاوتوں سے آشنا تھے اور محبتوں کے مے خوار تھے۔

اختر شیرانی نے کتنا اچھا شعر کہا ہے

کس کو فرصت تھی زمانے کے ستم سہنے کی
گر نہ اُس شوخ کی آنکھوں کا اشارہ ہوتا

ابا اپنی فطرت کے اعتبار سے داعی الی اللہ تھے ۔ کسی بھی بات کو احسن اور جامع رنگ میں پیش کرنا اُن کا ایک وصف تھا ۔ تحریر ہو یا عام گفتگو ابا کی بات بڑی واضح اور الجھاؤ سے پاک ہوا کرتی تھی ۔ میں کبھی کبھی کہتا تھا کہ آپ کچھ لمبی بات کرتے ہیں تو ابا کہا کرتے تھے کہ میں چاہتا ہوں کہ مخاطب کو میری بات اچھی طرح سمجھ آ جائے۔ اور میں نے ہمیشہ دیکھا کہ اگر مخاطب دعوت الی اللہ والا ہوتا تو گویا ابا کی عیش ہو جاتی ۔ طبیعت بہت مضمحل بھی ہوتی تو معاً تازہ دم ہو جاتی ۔ گویا ابا کی روح کی لذت دعوت الی اللہ میں ہی تھی ۔ ابا کے کامیاب مربی ہونے میں بعض اور صفات کا بھی حصہ تھا ۔ ان میں ذہانت ، محنت سے کام کرنے کی عادت ، معاملہ فہمی ، انفرادی معاملات میں دلچسپی لینا ، لوگوں کی خوشی اور غم میں لازماً شرکت کرنا ، خطوط کا جواب انتہائی باقاعدگی سے دینا ، مہمان نوازی کرنا وغیرہ شامل ہیں ۔ غرضیکہ تعلقات کو خوب نبھاتے تھے ۔ ابا کا علم الرجال بھی غیر معمولی طور پر وسیع تھا ۔ جماعت میں سینکڑوں لوگوں کے دور دور کے رشتہ داروں کو نام بنام جانتے تھے ۔ اور جب کسی کے سامنے اس کے رشتہ داروں کا ذکر کرتے تو سننے والا مسرت و حیرت میں ڈوب جاتا ۔ ملکی سیاسی معاملات میں بھی ابا کی نظر وسیع تھی ۔ جہاں بھی موجود ہوتے وہاں کی اہم شخصیات کے ساتھ ہر ممکن سطح پر رابطہ رکھتے تھے ۔ اور کچھ بھی ممکن نہ ہوتا تو عید وغیرہ پر مبارک باد کا پیغام ضرور ارسال کرتے تھے ۔ تربیت کے میدان میں صحافت کی اہمیت سے بھی بخوبی آگاہ تھے ۔ ابا کا خدمت دین کا ابتدائی زمانہ خود صحافت میں گذرا تھا ۔ اس لئے ملکی سطح پر صحافی حلقوں میں بھی واقفیت رکھتے تھے ۔

گذشتہ پانچ سال ابا نے جس عزم اور ہمت کے ساتھ امور عامہ میں خدمت کی توفیق پائی اس کی کیفیت کا اندازہ بہت کم لوگوں کو ہے ۔ ابا ذیابیطس کے پرانے مریض تھے ۔ کئی سال سے اب انسولین پر چل رہے تھے ۔ انجکشن لگا لگا کر بازو اتنے سخت ہو گئے تھے کہ اب ہر روز کی یہ نیش زنی ایک تکلیف دہ شکل اختیار کر گئی تھی ۔ ذیابیطس کے مریض جانتے ہیں کہ انسولین اور غذا کے ٹائم ٹیبل پر عمل کرنا کس قدر ضروری ہوتا ہے ۔ بصورت دیگر بے ہوشی اور پھر موت کوئی گھنٹوں کی نہیں بلکہ منٹوں کی بات بن سکتی ہے ۔ ابا ہر روز دفتر سے بہت دیر سے واپس آتے تو بعض دفعہ ابا کی ٹانگیں لڑکھڑا رہی ہوتی تھیں کیونکہ شوگر لیول گر چکا ہوتا تھا ۔ اور بلڈ پریشر بڑھ چکا ہوتا تھا ۔ درد گردہ بھی جب کبھی اپنا رنگ دکھاتی ۔ تو ابا گویا مجسم درد بن جاتے ۔ ایسے موقعوں پر ابا مزاح کے ذریعے مسکن ادویہ کا کام لیتے اور درد خاندان سے اپنی نسبت کو بھی یاد کر کے کہتے کہ میں تو دردوں میں گھر گیا ہوں پھر سب سے بڑھ کر وہ درد و غم تھے جو ہم سب کے مشترکہ مقدس غم ہیں ۔

میں ابا کی شخصیت پر بہت کچھ لکھ سکتا ہوں ۔ اور شائد ہر بیٹا اپنے وفات یافتہ باپ پر لکھ سکتا ہے لیکن میرا مقصد محض ابا کی شخصیت کا یا اپنے غم کا اظہار نہیں ہے ۔ بلکہ دعا کی تحریک مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ ابا کو محض اپنے فضل سے قرب کے بلند درجات عطا فرمائے ۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ہم سب کو سلسلہ سے کامل وفا کی توفیق ملے کیونکہ اگر ہمارے اندر احمدیت کا پیغام زندہ ہے اور ہر آن ترقی کر رہا ہے تو ان راہوں میں مرنے والے سب لوگ زندہ و پائندہ ہیں ۔

سچا نبی اس کا نام ہے جس کی سچائی کی ہمیشہ تازہ بہار نظر آئے
—— حضرت اقدس بانی سلسلہ

قرارداد تعزیت

۱ ۔ مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف کی اندوہناک وفات حسرت آیات کی افسوسناک خبر بڑے دکھ اور درد کا باعث ہوئی ....

محترم موصوف انتہائی دعاگو ، متقی اور پرہیزگار واقفِ زندگی تھے ۔ اندرونِ ملک مختلف مقامات پر بطور مربی کام کرتے رہے ۔ نیز بیرون ملک انڈونیشیا میں بھی تین سال خدمات بجالانے کی سعادت ملی ۔

مرکز سلسلہ میں آکر آپ ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وتعلیم القرآن ناظر امور عامہ اور سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کے اہم عہدوں پر خدماتِ سلسلہ بجالاتے رہے ۔ اور تادمِ واپسیں اپنے عہدِ وقف کو نبھایا۔

ہم جملہ مربیان وکارکنان نظارتِ اصلاح وارشاد آپ کی اہلیہ محترمہ اور جملہ بیٹے اور بیٹیوں کے اس درد والم میں برابر کے شریک ہیں اور دعاگو ہیں کہ مولا کریم محترم مولوی صاحب کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے جنت میں اپنے مقام قرب سے نوازے اور بلندئ درجات فرمائے ۔ اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے ۔ اور ان کی دعاؤں کا ثمرہ تا قیامت پسماندگان کو ملتا رہے

(ناظر اصلاح وارشاد)

۲ ۔ مکرم انیس الرحمان صاحب کی اندوہناک وفات حسرتِ آیات کی خبر بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ سنی گئی ....

مرحوم کی جوانی کی موت خاندان کے لئے ہی نہیں بلکہ پوری جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم ہے ۔ محترم موصوف کو بیرون ملک اور اندرون ملک انتہائی محنت وجانفشانی سے تادمِ حیات خدماتِ سلسلہ بجالانے کی سعادت نصیب ہوئی ۔

ہم جملہ مربیان وکارکنان اس صدمہ عظیمہ اور دکھ ، درد اور رنج والم میں آپ کی اہلیہ محترمہ اور جملہ بچگان ولواحقین کے برابر کے شریک ہیں ۔ اور دعاگو ہیں کہ مولیٰ کریم آپ کو جنت میں اعلیٰ علیین میں مقامِ قرب سے نوازے اور بلندی درجات فرماتا چلا جائے ۔ اور جملہ پسماندگان کو اس صدمہ عظیمہ کو برداشت کرنے کی توفیق بخشتے ہوئے صبر جمیل عطا فرمائے اور اہل وعیال پر اپنا خاص فضل نازل فرمائے اور خود کفیل وحامی وناصر ہو ۔

ناظر اصلاح وارشاد ۔ ربوہ

ہومیو ڈاکٹرز کے لئے خدمت کا نادر موقعہ

افریقہ میں ہومیو پیتھک ہسپتال اور کالج کھولنے کے لئے ہمیں ایسے ہومیو ڈاکٹرز کی فوری ضرورت ہے جو انگریزی زبان میں کام کر سکتے ہوں ۔ ایسے احباب اپنے کوائف مقامی امیر جماعت سے تصدیق کروا کر جلد بھجوا دیں ۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

(۱) میرے پوتے عزیزم حمید احمد وقار ابن مکرم غلام احمد صاحب ساکن دارالبرکات ربوہ کا نکاح میری نواسی عزیزہ تنویر اختر بنت مکرم محمد اسلم صاحب ساکن پشاور کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۳۰/۳/۸۹ کو پشاور میں مکرم سعید اللہ خاں سہیل صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا ۔

(۲) میرے پوتے عزیزم حفیظ احمد مختار ولد غلام احمد ساکن دارالبرکات ربوہ کا نکاح میری نواسی عزیزہ فرخندہ جبیں بنت بشیر احمد خان ساکن [illegible] توسنہ شریف) سے مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم عبد الغنی صاحب سکنہ مندرانی نے پڑھا ۔

ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے ۔

چوہدری غلام رسول موضع سلہریاں ضلع سیالکوٹ ۔ حال ۲۱/۵ دارالبرکات ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

مکران ۔ سفر اور منظر نامہ

مکران ۔ سفر اور منظر نامہ جمیل زبیری کی تصنیف ہے جمیل زبیری کہتے ہیں کہ ۱۹۸۳ء کے اوائل میں مجھے تربت ریڈیو سٹیشن کا ڈائریکٹر بنا کر بھیج دیا گیا۔ تربت بلوچستان کے مکران ڈویژن کا صدر مقام ہے۔ جہاں ایک چھوٹا سا ریڈیو سٹیشن قائم ہے میں اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے تربت پہنچ گیا۔ یہ شہر جس کے متعلق میں نے کچھ لوگوں سے معلومات حاصل کر لی تھیں میرے تصور سے بالکل مختلف نکلا۔ تربت جانے کے لئے ہوائی جہاز کے علاوہ کوئی اور معقول ذریعہ نہیں ۔ کراچی سے بسیں آتی جاتی ہیں ۔ مگر راستہ بہت ناہموار اور کچا ہے۔ کوئی پختہ سڑک ابھی تک نہیں بن سکی تربت کی رہائش کے دوران میں میں نے تربت اور اس کے گرد و نواح کے بارے میں نیز وہاں کے باشندوں کے بارے میں بہت سی باتیں معلوم کیں ۔ پھر میں نے سوچا کہ جب یہاں ہوں تو بلوچستان کے دیگر شہر بھی دیکھوں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ چند مہینوں کے قیام میں ہی مجھے بلوچستان کے مختلف علاقوں کے دلچسپ حالات کا علم ہوا ۔ جی چاہا کہ ان دور دراز علاقوں میں خود جاؤں اور ان چیزوں کا مطالعہ کروں جنکی کہانیاں سنتا رہتا ہوں ۔ سفر کرنے کا مجھے یوں بھی بہت شوق ہے ۔ خوش قسمتی سے مجھے ایک اچھے دوست سمرو مل گئے ۔

ان کے پاس ایک جیپ تھی۔ وہ اپنے کام سے مختلف علاقوں میں گھومتے رہتے تھے ۔ چنانچہ ان سے طے ہوا کہ ایک ایک مرتبہ ان کے ساتھ جاکر میں اہم شہر دیکھوں گا۔ سفر کا لطف جیپ ہی کے ذریعہ تھا۔ ورنہ ہوائی جہاز سے تربت سے گوادر یا پسنی جیونی چلا جانا اور آجانا بے معنی ہی تھا۔ چنانچہ ہم نے سفر کا پروگرام بنا لیا مکران اسی سفر کی روداد ہے۔ تبک نامے میں جمیل زبیری لکھتے ہیں :

مجھے اپنی ملازمت کے سلسلے میں تقریباً ایک سال تربت میں رہنے کا اتفاق ہوا ۔ اس قیام کے دوران میں مجھے نہ صرف مکران کے مختلف علاقوں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا بلکہ بلوچی ثقافت ادب اور تاریخ کو سمجھنے کا موقع ملا ۔ مجھے اندازہ ہوا کہ پاکستان کا یہ پسماندہ علاقہ اپنے اندر بڑے جواہر چھپائے ہوئے ہے۔ من حیث القوم بلوچوں کی خصوصی صفات اور وہ اصول جن کے وہ سختی سے پابند ہیں ۔ حسب ذیل ہیں :-

امانت میں خیانت نہ کرنا

پناہ لینے والے کو جب پناہ دی جائے تو اس پر اپنا سب کچھ حتیٰ کہ جان تک قربان کر دینا ۔

خون کا بدلہ خون سے لینا ۔

مہمان کو ہر قسم کا آرام و آسائش بہم پہنچانا ۔

میدان جنگ میں کمزوروں بچوں اور عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھانا ۔

لڑائی میں جب خواتین وخل انداز ہو کر صلح کی پیش کش کریں تو پھر کسی قسم کا انتقام یا بدلہ نہ لینا ۔

یہ وہ اصول ہیں ۔ جن سے کوئی بھی شخص متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا میں بھی بہت متاثر ہوا ۔ میں نے بلوچوں کی خوبصورت لوک داستانیں بھی جمع کیں جو بلوچی لوک کہانیوں کے عنوان سے لوک ورثہ کے ادارے اسلام آباد سے شائع ہو چکی ہیں ۔

مکران کے اس سفر نامے اور منظر نامے کی تیاری کے سلسلے میں جن لوگوں نے میری اعانت کی اور جن کا شکریہ مجھ پر واجب ہے ان میں یہ حضرات شامل ہیں :-

نیشنل بنک کے سمرو صالح محمد

سول ہسپتال کے عثمان غریب

ٹیلیفون کے مگسی صاحب

اور محکمہ صحت بلوچستان کے یوسف گچکی

جمیل زبیری اس سے پہلے ایک ناول "وینی" اپنے ایک افسانوں کا مجموعہ "زرد پتے" ایک لندن امریکہ اور کینیڈا کا سفرنامہ "دھوپ کنارا" ایک ہندوستان کا سفرنامہ "موسموں کا عکس" اور بلوچستان کی لوک کہانیاں چھپوا چکے ہیں ۔ ان کا دوسرا افسانوں کا مجموعہ زیر ترتیب ہے ۔ اور ایک اور کتاب "اپنی دھن کا تنہا آدمی" ناول زیر تصنیف ہے ۔ آپ ڈپٹی کنٹرولر سنٹرل پروڈکشن ریڈیو پاکستان کراچی ہیں ۔ ربوہ تشریف لا چکے ہیں اور ربوہ جن دوستوں سے ملے ان سے اتنے متاثر ہوئے کہ واپس جاکر انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ بار بار ربوہ آکر ان دوستوں سے ملاقات کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں ۔ کتاب کی قیمت ۳۶ روپے ہے اور بیلا پبلیکیشنز سے بی ۔ ۱۳۲ بلاک ۱۰ گلشن اقبال کراچی ۔ مل سکتی ہے ۔

بقیہ ۔ مبارک مہینہ

کوئی صورت نہ پائیں ۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ باوجود مالی غربت اور عسرت کے آپ کا ہاتھ رمضان کے مہینہ میں غریبوں کی مدد کے لئے اس طرح چلتا تھا جس طرح کہ ایک ایسی تیز آندھی چلتی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی ۔ عید الفطر سے قبل صدقۃ الفطر ادا کرنے کا حکم بھی اسی زنجیر کی ایک کڑی ہے ۔

(۹) رمضان کا آخری عشرہ خاص طور پر بابرکت عشرہ ہے کیونکہ قرآن مجید کے نزول کی ابتداء اسی عشرہ میں ہوئی تھی ۔ اس کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ اس عشرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کس لیتے تھے اور اپنے اہل کو نمازوں کے لئے جگاتے تھے ۔ اور اپنی راتوں کو عبادت کے ذریعہ زندہ کر دیتے تھے ۔ اسی عشرہ میں اعتکاف کی عبادت بھی ادا کی جاتی ہے ۔ جس میں اعتکاف بیٹھنے والا اپنے آپ کو خانۂ خدا میں محصور کر کے اس کی عبادت کے لئے "کلیتہً" وقف ہو جاتا ہے یہ ایک قسم کی جزوی رہبانیت ہے جو ایمان لانے والوں کے دل و دماغ میں غار حرا کی سی چاشنی پیدا کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے مگر اعتکاف دوسروں کی دیس میں بیٹھنا اور بیوت الذکر میں بیکار گفتگو کی مجلسیں جمانا اعتکاف کی برکت کو زائل کر دیتا ہے ۔ اعتکاف کے لیل و نہار صرف نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف رہنے چاہئیں

(۱۰) یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ رسول پاکؐ کے ارشاد کے مطابق رمضان کے آخری عشرہ میں ایک خاص رات آیا کرتی ہے جسے لیلۃ القدر کہتے ہیں ۔ یہ رات جو طاق راتوں میں سے کسی رات میں آتی ہے بہت مبارک رات ہوتی ہے جس میں رحمت کے فرشتوں کا خاص نزول ہوا کرتا ہے جو نیچے جھک جھک کر سچے ایمان لانے والوں سو اچکتے ہیں ۔

(۱۱) ایک خاص بات درود کی کثرت ہے جس پر رمضان کی مبارک گھڑیوں میں بہت زور ہونا چاہیئے ۔ درود ایک نہایت بابرکت دعا ہے ۔ اس میں دراصل رسول پاکؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات کی بلندی اور آپ کے مقاصد کی کامیابی اور آپ کے لائے ہوئے مشن کی بامرادی سب شامل ہیں ۔ پس روزہ رکھنے والوں کو رمضان کے مہینہ میں درود پر بھی بہت زور دینا چاہیئے ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ نے ایک رات درود کی اتنی کثرت کی کہ گویا آپکا رگ و ریشہ درود سے معطر ہوگیا ۔ اسی رات کے آخر میں آپ نے خواب میں دیکھا کہ خدائی فرشتے نور کی مشکیں بھر بھر کر لا رہے ہیں ۔ اور آپ کے مکان میں ان مشکوں کا منہ کھول کر انہیں خالی کرتے جاتے ہیں ۔ اس پر ایک آواز آئی کہ یہ تیرے درود کا ثمرہ ہے ۔ پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ درود پر اتنا زور دیں کہ ان کی زبانیں اس کے ذکر سے تر ہو جائیں ۔

نصاب وظیفہ نواب مبارکہ بیگم

کل نمبر ۱۰۰

۱ ۔ قرآن کریم : سورہ نور باترجمہ مع نوٹس ۔ ——— (۳۰)

۲ ۔ حدیث : لجنہ مرکزیہ کا شائع کردہ کتابچہ برائے معیار دوم ۱۹۸۹ء (۱۵)

۳ ۔ جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ مرتبہ شیخ خورشید احمد ۔ ——— (۱۵)

۴ ۔ عربی قصیدہ ابتدائی پینتیس ۳۵ اشعار حفظ باترجمہ ۔ ——— (۱۰)

۵ ۔ نماز باترجمہ اور مسائل نماز ۔ (۱۵)

عنوان برائے مضمون

۶ ۔ پردہ کے احکامات ۔ ——— (۱۵)

—— ضروری نوٹ ——

یہ وظیفہ ان طالبات کو ملے گا جو آئندہ سال بھی اپنی تعلیم جاری رکھیں گی ۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

قرآن شریف میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو انسان کو دھوکا دے ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۶۹۱۵ :- میں امتہ الحفیظ بنت محمد اسماعیل صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محنت آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶-۱۲-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) سلائی مشین مالیتی -/۵۰۰ روپے (۲) طلائی کانٹے وانگوٹھی وزنی ایک تولہ مالیتی -/۴۰۰۰ روپے (۳) بکرے دو عدد مالیتی ایک ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ - امتہ الحفیظ بنت محمد اسماعیل محنت آباد P/O بشیر آباد ضلع حیدر آباد۔ گواہ شد نمبر۱ محمد اسماعیل والد موصیہ وصیت نمبر ۲۶۱۹۲ گواہ شد نمبر۲ شیخ احمد وصیت نمبر ۱۴۸۹۹ -

مسل نمبر ۲۶۹۱۶ :- میں بشریٰ پروین زوجہ مکرم عبدالسمیع عارف قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مبارک آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۱۰,۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی وزنی ۳ تولہ مالیتی -/۱۰,۵۰۰ روپے (۳) بھینس مالیتی -/۶۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ - بشریٰ پروین زوجہ عبدالسمیع عارف مبارک آباد اسٹیٹ P/O بشیر آباد ضلع حیدر آباد۔ گواہ شد نمبر۱ محمد اسماعیل صاحب وصیت نمبر ۲۶۱۹۲ گواہ شد نمبر۲ شیخ احمد صاحب وصیت نمبر ۱۴۸۹۹

مسل نمبر ۲۶۹۱۷ :- میں محمد اسماعیل ولد فیروز دین صاحب پیشہ ملازمت عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسماعیل C-282 بیت الحفیظ سیکٹر 35-A کورنگی کراچی گواہ شد نمبر۱ - ملک منور احمد طاہر وصیت نمبر ۱۶۹۸۱ گواہ شد نمبر۲ - چوہدری صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی -

مسل نمبر ۲۶۹۱۸ :- میں عزیز احمد طاہر ولد چوہدری فضل احمد صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ۲۹/۷ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۷-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد - عزیز احمد طاہر ۶۵/۱ مرکنٹائل کواپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۹/۷ - گواہ شد نمبر۱ - محمود احمد مبشر وصیت نمبر ۱۵۶۷۰ - گواہ شد نمبر۲ - چوہدری صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا -

مسل نمبر ۲۶۹۱۹ :- میں سید منیر احمد ولد سید نذیر احمد صاحب قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹/۱۱/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سکنی پلاٹ برقبہ ۱۴۰ مربع گز واقع شاہ لطیف ٹاؤن مالیتی -/۶۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد - سید منیر احمد A-8/1 شیٹ ۲۷/۷ ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر۱ - چوہدری صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی - گواہ شد نمبر۲ - سید نذیر احمد والد موصی

مسل نمبر ۲۶۹۲۰ :- میں عرفان احمد کاہلوں ولد چوہدری عبدالحمید کاہلوں قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن B-8/498 اختر کالونی کراچی ۲۸/۷ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۱۲-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد - عرفان احمد کاہلوں B-8/498 اختر کالونی کراچی ۲۸/۷ - گواہ شد نمبر۱ - چوہدری صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی گواہ شد نمبر۲ - چوہدری عبدالحمید کاہلوں وصیت نمبر ۲۰۳۶۶ والد موصی -

مسل نمبر ۲۶۹۲۱ :- میں عمران احمد کاہلوں ولد چوہدری عبدالحمید کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر ۱۹½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اختر کالونی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۱۲-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد - عمران احمد کاہلوں B-8/498 اختر کالونی کراچی ۲۶/۷ - گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد نمبر۲ - عبدالحمید کاہلوں والد موصی وصیت نمبر ۲۰۳۶۶ -

مسل نمبر ۲۶۹۲۲ :- میں کامران احمد کاہلوں ولد چوہدری عبدالحمید کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اختر کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸-۱۲-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد - کامران احمد کاہلوں B-8/498 اختر کالونی کراچی ۲۶/۷ - گواہ شد نمبر۱ - چوہدری صغیر احمد چیمہ سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد نمبر۲ - چوہدری عبدالحمید کاہلوں - والد موصی وصیت نمبر ۲۰۳۶۶ -

"رسالہ قواعد وصیت کی تقسیم امراء اضلاع کے ذریعہ کی جارہی ہے اس لیے اپنی جماعت کے موصیان وموصیات کی تعداد کے مطابق قواعد اپنے امیر صاحب ضلع سے حاصل فرمالیں اور بعد تقسیم موصیوں سے دستخط حاصل کرکے فہرست دفتر وصیت کو بھجوادیں۔ شکریہ۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
ناجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے
نور دکھلا کے ترا سب کو کیا ملزم وخوار
سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت اصلاح وارشاد

بلاوجہ روزہ نہ چھوڑیں

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بلاوجہ اور بغیر کسی مرض کے رمضان کا کوئی روزہ چھوڑتا ہے تو بعد میں اگر وہ ساری عمر بھی اس چھوڑے ہوئے روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تو وہ اس کی کمی کو پورا نہیں کر سکتا۔ (ترمذی)

زرّیں موقعہ

حسبِ سابق ۲۹ رمضان المبارک کی خصوصی دعا میں ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد (اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت ہمیشہ آپ کے شاملِ حال رہے) ان معطی حضرات کو بھی خصوصی دعاؤں سے نوازیں گے جو تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدے اس تاریخ سے قبل سو فیصد ادا کر دیں گے۔ امید ہے کہ بیرونِ پاکستان اور اندرون پاکستان کے وعدہ کنندگان اس سنہری موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ بیرون پاکستان کے امراء/صدران سے درخواست ہے کہ ایسے احباب کی فہرست براہِ راست لندن مکرم جناب محمد شریف صاحب اشرف کو بروقت بھجوا دیں۔

اندرونِ پاکستان کی فہرستیں مکرم وکیل المال صاحب (اوّل) تحریک جدید ربوہ کو بھجوائی جائیں۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید - ربوہ)

★ مختلف وفاقی اور صوبائی محکموں میں گریڈ ایک سے گریڈ سترہ تک کی ایک لاکھ آسامیاں اس وقت خزانے میں فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے خالی ہیں جس کے لئے آئندہ بجٹ میں وافر رقوم رکھی جا رہی ہیں۔ جون کے بعد ایک لاکھ افراد کو ملازمتیں دی جائیں گی جن میں زیادہ تر ملازمین رینجر پولیس اور دیگر اہم ایجنسیوں میں رکھے جائیں گے۔

★ روس کے صدر کی طرف سے جاری ہونے والی اصلاحات کے مثبت نتائج میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مسلمانوں کو سیاسی اور مذہبی آزادی فراہم کرنے میں پیش رفت ہوئی ہے۔

GOUT GOURSE

گنٹھیا کورس

۴۰ روزہ کورس قیمت ۶۰/-
لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
سیلز ، کلینک ، رہائش ڈاکٹرز
فون: ۷۷۱ ۶۰۶ ۶۰۷

خبریں

★ پنجاب کے مختلف شہروں کے مابین بسوں کی آمد و رفت دوسرے روز بھی معطل رہی۔ سرکاری حکام اور ٹرانسپورٹروں کے درمیان مذاکرات ناکام رہے ہیں۔ مطالبات تسلیم نہ ہونے تک ہڑتال جاری رہنے کا امکان ہے۔ عوام کو سفر کیلئے بہت دقّت کا سامنا ہے۔

★ لاہور میں ایم ایس ایف کے حامی طلباء نے احتجاجی مظاہرے کرتے ہوئے کلاشنکوفوں، سٹین گنوں اور پستولوں سے فائرنگ کی اور پولیس کے ساتھ دوپہر تک جھڑپیں ہوتی رہیں۔ پولیس نے لاٹھی چارج کر کے طلباء کو کالجوں کے اندر جانے پر مجبور کر دیا۔ دوسری طرف انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور بھی میدانِ جنگ بنی ہوئی ہے۔

★ ویمبلے سٹیڈیم میں ہونیوالی برٹش اوپن سکواش چیمپئن شپ کے فائنل میں پیر کی رات عالمی چیمپئن جہانگیر خان نے آسٹریلیا کے روڈنی مارٹن کو شکست دے کر آٹھویں مرتبہ اپنا اعزاز برقرار رکھا۔ اس طرح انہوں نے آسٹریلیا کے عالمی چیمپئن جیف ہنٹ کا آٹھ مرتبہ اعزاز جیتنے کا ریکارڈ برابر کر دیا۔ جہانگیر خان کا منفرد اعزاز یہ ہے کہ انہوں نے یہ عالمی ریکارڈ آٹھ مرتبہ مسلسل جیت کر حاصل کیا ہے جبکہ جیف ہنٹ نے یہ اعزاز مسلسل جیت کر نہیں بلکہ مجموعی طور پر حاصل کیا ہے۔

★ ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ کیمطابق صوبائی وزیر لائیو سٹاک سعید اکبر خان نے کہا ہے کہ ایک ماہ کے اندر ذخائر میں اتنی گندم آجائے گی جو پورے سال کی ضروریات کیلئے کافی ہو گی۔ اور مزید گندم درآمد کرنے کی ضرورت بھی پیش نہیں آئے گی۔ دوسری فصلوں کی حالت بھی تسلی بخش ہے۔

★ امریکی حکومت نے بھارتی حکومت پر واضح کر دیا ہے کہ اس کے ۲۵۰۰ کلومیٹر تک اپنے ہدف کو نشانہ بنانیوالے میزائل کے تجربہ پر اسے تشویش ہے۔ اس سے دونوں ملکوں کے تعلقات نیز چین کے ساتھ تعلقات پر بھی بُرا اثر پڑ سکتا ہے۔

★ اسلام آباد میں زبردست طوفان بادوباراں کے نتیجہ میں ۳ خواتین اور ایک بچی ہلاک ہو گئے۔ متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ حادثہ ایک دیوار گرنے کے نتیجہ میں پیش آیا۔ یہ دیوار سی۔ ڈی۔ اے نے تین سال قبل بچوں کو سڑک پر آنے سے روکنے کے لئے بنائی تھی جو ناقص تعمیر کے باعث گر گئی۔

خریداران الفضل متوجّہ ہوں

دفتر الفضل اپنے خریداروں کے پتہ جات کی نئی چٹیں چھپوا رہا ہے۔ جن خریداران کے پتہ جات میں غلطی ہو تو درستگی کروالیں۔ درستگی پتہ کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۸۹ء ہے۔ براہِ کرم خریداری نمبر کا ضرور حوالہ دیں۔

مینجر الفضل - ربوہ

گمشدگی

خاکسار کے دو صدر وپے ممبرات (۱۳ اپریل) کو دفتر الفضل سے دار الصدر شمالی جاتے ہوئے کہیں گر گئے ہیں۔ کسی صاحب کو ملے ہوں تو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں

(صداقت احمد تنویر - کارکن روزنامہ الفضل)

دعائیں کرتے ہوئے لازمی چندہ جات چندہ عام حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا کریں

ناظر مال

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر - ربوہ

فنّی تعلیمی بورڈ سے منظور شدہ فون ۵۹۲

الیکٹریشن - ریفریجریشن اینڈ ایئرکنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ شروع ہے۔

مدّت کورس ۶ ماہ

بیکار نہ رہیئے

ھنر سیکھئے

(رجسٹرڈ)

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ

بانجھ اولاد سے محروم
بے اولاد - اٹھرا
سوکھا - گرمی
گیس کا علاج کرنیوالے

حضوری باغ روڈ
نزد پرانی کوتوالی
ملتان

ہر ماہ کی ۲۵ سے ۲۷ تاریخ تک حکیم عبد الحمید اعوان مطب میں حاضر ہوتے ہیں